غالبؔ کی غزلیہ زمینوں میں پاکستانی شعرا کی نعت گوئی کا ایک جائزہ

نسیم سحرؔ
صحافی، اسلام آباد

Abstract:

An important aspect of the recognition of Ghalib's poetic greatness is that many poets have written poetry by following his patterns of rythm and rhymes . Natia poetry is also included in this poetry. This thesis consists of the evaluation of such type of Natia poetry by Pakistani poets. In it, as a sample, selected verses of Naats of various poets said on the patterns of rhythm and rhymes of the first ghazal of Dewan-e-Galib are given and it is evaluated that what additions these poets have made regarding topic and art in their naats.

Keywords:

نعتیہ شعر (Naatia Sher)، امکانات (Imkanaat)، اصنافِ شعری (Asnaf-e-Sheri) ، مصور (Musawar) ، مرعوبیت (Maroobiyat) ، بنیاد (Bunyad) ، فنی تشکیلات (Fani Tashkelaat) ، تضمین(Tazmeen)۔

شاعری کے حوالے سے کوئی بھی بات ہو، مرزا غالبؔ کا ذکر کیے بغیر بات نہیں بنتی حالانکہ خود غالبؔ نے کہا تھا کہ غالبؔ خستہ کے بغیر کون سے کام بند ہیں، مگر اُنھی کے ایک مصرعے کے مطابق: "بنتی نہیں ہے بادہ و ساغر کہے بغیر"، چنانچہ بات کہیں سے بھی چلے، غالبؔ کا ذکر کیے بغیر نہیں بنتی۔

غالبؔ کا نام غزل کے حوالے سے تو ہر ایک جانتا ہے، لیکن حمد و نعت کی نسبت سے اُن کا نام نسبتاً کم معروف ہے، اس لیے کہ انھوں نے اُردو زبان میں جو نعتیہ یا نعت نما شعر کہے ان کی تعداد بمشکل چالیس کے قریب ہو گی، تاہم بقول مجید(۱):

> "مرزا اسد اللہ غالبؔ اِس اعتبار سے اُردو نعت کی وہ خوش قسمت اور منفرد شخصیت ہیں جو صنفِ نعت سے معروف تعلق نہ رکھنے کے باوجود اردو کے دوسرے غزل گو شاعروں سے زیادہ نعت کی صنف سے متعلق ہو گئے ہیں۔۔۔۔ ہر چند اُن کی شاعری کی وجہِ شہرت نعت نہیں مگر آج کے نعتیہ بیانیے میں اِس صنف سے وہ نمایاں طور پر متعلق ہو گئے ہیں۔"

مرزا غالبؔ نے اردو زبان میں اگر صرف چالیس کے قریب نعتیہ شعر کہے تو اس کی وجہ اُن کا اِس جانب عدمِ رجحان نہیں، بلکہ یہ ہے کہ انکی زیادہ توجہ فارسی شاعری کی طرف مبذول رہی۔ بقول مدنی(۲):

"اُن کی زندگی کا بیش تر حصہ شانۂ سخن سے اپنے فارسی کلام کی زلفیں سنوارنے میں گزرا۔ لہٰذا حمد و نعت کے میدان میں اُن کی تخلیقی کاوش کا آئینہ اُن کا فارسی کلام ہے"

اسی مضمون کے آغاز میں وہ اُردو میں حمد و نعت کے حوالے سے غالبؔ کے بارے میں کیا خوب کہتے ہیں:

"اگر اس ضمن میں کچھ شعر کہے بھی تو ایسے کہ خط لکھ کر جتلانا پڑا کہ انھیں حمد و نعت میں سمجھا جائے"

مرزا غالبؔ کی غزلوں نے جہاں ایک عالم کو متوجہ کیا وہیں اُن کی غزلوں کی زمینوں میں لکھی جانے والی نعتوں کی تعداد بلا مبالغہ سیکڑوں میں اور نعتیہ شعروں کی تعداد ہزاروں تک پہنچ گئی ہے جبکہ روز بروز اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ کہ غالبؔ کی شعری زمینوں میں نعتیہ اظہار کے امکانات لا محدود ہیں اور ان کے شعری سانچوں اور شعری تشکیلات میں نعت گوئی کرتے ہوئے تازہ کاری کے وسیع امکانات موجود ہیں۔ بقول مجید(۳):

"اگر ہمارے نعت نگاروں نے غالبؔ کے آئینہ اشعار میں سے کوئی نعت کا عکسِ خیال ڈھونڈا، یا اُن کی غزل کے کسی شعر پر نعت کہی تو اس میں حیرانی کی کوئی بات نہیں، یہ کلامِ غالبؔ کی مخفی برکت ہے جس نے سیکڑوں شاعروں سے اُن کی غزلوں پر ہزاروں نعتیں کہلوا لیں اور کلامِ غالبؔ میں نعتیہ امکانات کی تلاش کی ایک ایسی روایت شروع ہوئی جس میں سال بہ سال اضافہ ہو رہا ہے۔"

بہت پہلے جب غالبؔ کی صدی منائی گئی تو ہندوستان کے ایک شاعر منظر بھوپالی نے کہا تھا 'وہ صدی تمہاری تھی، یہ صدی ہماری ہے'، لیکن وقت نے ثابت کیا کہ یہ صدی بھی غالبؔ کی ہے اور شاید آیندہ صدیوں میں بھی سب سے بڑا شعری حوالہ غالبؔ ہی ہو۔

غزل کے حوالے سے تو غالبؔ کی دائمی اہمیت تسلیم شدہ ہے مگر اب نعت گوئی کی نسبت سے بھی غالبؔ کی غزلوں کی زمینوں میں جو نعت گوئی ہو رہی ہے اس کا بالواسطہ کریڈٹ بھی غالبؔ ہی کو جانا چاہیے کہ اس کی زمینوں نے نعت گو شعرا کو بھی اپنے موضوعاتی اور تخلیقی سفر میں کس قدر متاثر کیا ہے۔ شاید یہ دعویٰ کرنا غلط نہ ہو گا کہ غالبؔ ہر زمانہ میں مستقبل کا شاعر رہا ہے، ہر دَور سے چند قدم آگے۔

پاکستان میں نعت گوئی کے سفر کا جائزہ لیا جائے تو گزشتہ پچھتر برس میں اس میں تخلیقی اسلوب میں اور موضوعات میں جو بے پناہ وسعت آئی ہے، اس کا آغاز ہی میں اعتراف کرنا ضروری ہے کہ شروع میں محض اظہارِ عقیدت کے طور پر کتابوں اور ادبی جرائد کے آغاز میں ایک نعت شامل کی جاتی تھی اور اسے ایک باقاعدہ صنفِ ادب کا درجہ حاصل نہیں تھا، مگر اس پون صدی میں نعت نے پاکستان کے دینی ماحول میں جو اہمیت حاصل کی ہے حیرت انگیز ہے، اور مرورِ وقت کے ساتھ ساتھ پاکستانی شعرا نے بھی روایتی نعت کہنے کے ساتھ ساتھ نئے امکانات کی تلاش جاری رکھی ہے۔ نئی زمینوں، نئے قافیوں اور ردیفوں کے ساتھ ساتھ گزشتہ پچھتر برس میں صنفِ نعت میں جو قابلِ ذکر تبدیلیاں ہوئی ہیں دوسری اصنافِ شعری میں انکا سفر اتنا تیز رفتار نہیں رہا۔

نئے امکانات کی تلاش میں جہاں ماضی میں نعت کے دائرے سے خارج بے شمار موضوعات بھی شعرائے پاکستان نے نعت گوئی میں شامل کیے ہیں وہیں انھوں نے ماضی کے سرمائے کو بھی کھنگالا ہے۔ اردو نعت گوئی کے سال ہا سال کے سفر کا جائزہ لیتے ہوئے یہ حیرت انگیز انکشاف ہوتا ہے کہ شعرا کے ہاں غالبؔ جیسے باکمال شاعر کی غزلوں کی زمینوں میں بھی نعت گوئی کا ایک واضح رجحان ملتا ہے۔ چنانچہ غالبؔ کے اسی بادہ وساغر کو شعرائے کرام نے کوثر و تسنیم کے لفظوں سے سجا کر نعت میں ڈھالا اور ایسی ایسی نعتیں کہیں جنھیں ارتقائی اور تخلیقی وسعت کا ایک نمونہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ مرزا غالبؔ کا شعر ہے:

گنجینہ معنی کا طلسم اِس کو سمجھیے   جو لفظ کہ غالبؔ میرے اشعار میں آوے

اس شعر کا حوالہ دے کر غالبؔ کی ایک فارسی غزل پر "الحمراء" لاہور کے شمارۂ جنوری ۲۰۲۳ میں ممتاز نقاد یوسف(۴) نے بجا کہا ہے:

> "غالبؔ کے اشعار کے لفظی ترجمے پر قناعت نہیں کرنی چاہیے۔۔ اس طلسم کو کھولنے کے لیے غالبؔ کے اندازِ بیان کی تفہیم ضروری ہے۔۔۔ یہی وجہ ہے کہ غالبؔ کے شعروں کی تفہیم اور ان کی تعبیر و تشریح کا سلسلہ جس کا آغاز غالبؔ کی زندگی میں ہی ہو گیا تھا ہنوز تشنہ تکمیل ہے۔۔۔"

اس مضمون میں جمیل یوسف نے غالبؔ کی اس فارسی غزل جس کا مطلع ہے:

دل بَر دو حق آنست کہ دلبر نتوان گُفت   بیداد تواں دید وستم گرنتواں گُفت

کی تشریح کرتے ہوئے اسے حمد کا شعر ٹھہرایا ہے اور اس پوری غزل کے ہر شعر کی تشریح اس انداز میں کی ہے کہ قاری قائل ہو جاتا ہے کہ یہ غزل نہیں بلکہ حمد ہے۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ یہ غزل سراپا حمد ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر ایک غزل کی تشریح کر کے اسے حمد ٹھہرایا جاسکتا ہے تو کئی غزلیں اسی انداز میں نعتیں قرار دی جاسکتی ہیں۔

ایک معروف نقاد سجاد مرزا نے اپنے مضمون "مطلعِ سرِ دیوانِ غالبؔ" میں دیوانِ غالبؔ کی پہلی غزل کے مطلع:

نقش فریادی ہے کہ کس کی شوخیِ تحریر کا　　کاغذی ہے پیرہن ہر پیکرِ تصویر کا

کو غزل کے بجائے حمد ٹھہرایا ہے اور یہ انکشاف بھی کیا ہے کہ غالبؔ نے اس شعر میں دراصل فارسی کے شاعر کمال اسماعیل اصفہانی کے اس شعر کو ایک نئے سانچے میں ڈھال کر پیش کیا ہے:

کاغذیں جامہ بپوشید و بدر گہہ آمد　　زادۂ خاطرِ من تابدہی داد مرا

سجاد مرزا، غالبؔ کی اس غزل کو حمد قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس حمدیہ شعر میں غالبؔ نے اپنے انداز میں خوگرِ حمد کی زبانی اللہ تعالی سے تھوڑا سا گلہ بھی کیا ہے۔ غالبؔ کی غزل کا یہ مطلع سرِ مطلعِ دیوان ہے اور انھوں نے حمد کے پردے میں خدا سے گلہ کیا ہے۔ اپنے مضمون میں انھوں نے ڈاکٹر وحید قریشی کی تحریر کا ایک اقتباس بھی دیا ہے جو انتہائی غور طلب ہے۔ وہ(۵) کہتے ہیں:

> "یہ نقش خدا تعالی کی شوخی تحریر کا فریادی ہے۔ خالقِ کائنات نے انسان جیسی عظیم چیز کو تخلیق کیا لیکن یہ کیا ستم ہے کہ اس کا وجود عارضی ہے، اب اگر نقش اپنے مصور سے فریاد نہ کرے تو کیا کرے؟ خدا تعالی سے براہ راست تخاطب گستاخی ہے اس لیے (غالبؔ نے) اشارہ کنایہ سے بات کا ڈھنگ نکالا ہے کہ یہ نقش کس کی شوخیِ تحریر کا فریادی ہے؟"

تشریحاً عرض ہے کہ جب تک کوئی شخص کاغذی پیرہن کی تلمیح سے واقف نہ ہو اس شعر کے اصل مفہوم تک نہیں پہنچ سکتا۔ کاغذی پیرہن اور جامہ کاغذی کی تراکیب فارسی میں مستعمل تھیں لیکن اردو میں غالبؔ سے پہلے دیکھنے میں نہ آئی تھیں اس لیے غالب کے بعض معاصرین اس شعر کے معنی کی تہ تک پہنچنے میں کامیاب نہ ہوئے۔

اس مقالے کا موضوع پاکستان میں نعت گوئی کے ۷۵ سال کے تناظر میں مرزا غالبؔ کی غزلیہ زمینوں میں ہونے والی نعت گوئی کا ایک جائزہ لینا ہے۔ اگرچہ اس موضوع کی وسعت کے پیش نظر کسی ایک مقالے میں اس کا پورا احاطہ کرنا ممکن نہیں تاہم اسے اس سلسلے کا آغاز کہا جاسکتا ہے۔ راقم نے گذشتہ عرصے میں شائع ہونے والے

نعتیہ مجموعوں اور ادبی جرائد کا ایک حتی الوسع تفصیلی مطالعہ کرنے کے بعد اس پر قلم اٹھایا ہے اور حیرت انگیز انکشافات ہوئے ہیں۔

❖ غالبؔ کی غزلوں کی زمینوں میں غزلیں تو ضرور کہی گئی ہیں لیکن حیرت انگیز طور پر ان کی تعداد مزاحیہ غزلوں کی تعداد سے کہیں کم ہے، شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ غالبؔ کا انداز بیان کی شوخی اس مقصد کے لیے مزاح گو شعرا کے لیے زیادہ کارآمد ثابت ہوئی۔

❖ بہت سے شعرا کی ایک آدھ نعت ہی غالبؔ کی کسی غزل کی زمین میں ملتی ہے۔

❖ حیرت انگیز طور پر اکثر شعرا نے اپنی نعت میں غالبؔ کے کسی مصرعے پر گرہ بھی نہیں لگائی، ایسا لگتا ہے کہ بس اتفاقی طور پر انھوں نے وہی زمین اور وہی ردیف اور قافیے منتخب کر لیے جن پر غالب نے غزل کہی تھی، ان میں ان کی کسی شعوری کوشش یا غالبؔ سے 'مرعوبیت' کا کوئی دخل نہیں تھا۔

❖ دیوان غالبؔ پر جزوی یا کلی طور پر نعت کہنے والے شعرا کی تعداد بہت زیادہ نہیں۔

اگرچہ ماضی میں کچھ سینئر شعرا نے بھی غالبؔ کی غزلوں کی زمینوں میں کافی تعداد میں نعتیں کہیں، اور وہ نعتیہ مجموعوں کی صورت میں شائع بھی ہوئیں، تاہم حال ہی میں اس سلسلے میں قدرے تیز رفتاری کا اندازہ ہوتا ہے، اور غالبؔ کی غزلیہ زمینوں میں چند برسوں میں نعتیہ مجموعوں کی اشاعت میں نمایاں اضافہ دیکھا جارہا ہے۔ مجید(٦) اس صورتِ حال کا تجزیہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

> "اردو نعت پر مرزا کے اثرات اس کی منفرد غزلیہ زمینوں نے ڈالے، ذاتِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے عقیدت کے اظہار کے لئے شاعروں کی ایک نمایاں تعداد نے مرزا غالبؔ کے کلام سے رجوع کیا اور ان کی غزلیہ شعری زمینوں کو طرح یا بنیاد بنا کر اس پر نعتیہ جذبات وخیالات کا اظہار کیا یا یوں سمجھیے کہ ان زمینوں سے نعت کے امکانات کشید کئے"۔

تاہم ڈاکٹر ریاض مجید نے اس موضوع پر اپنے مطالعے اور علم کی بنیاد پر یہ بھی کہا کہ شعرا نے غالبؔ کے شعری زمینوں ہی سے استفادہ کیا ہے۔ غالبؔ کے الفاظ، تراکیب اور فنی تشکیلات پر نعت گو شعرا کی توجہ نہ قابل ذکر رہی۔ غالبؔ نے بجا کہا تھا:

گنجینہ معنی کا طلسم اِس کو سمجھیے   جو لفظ کہ غالبؔ میرے اشعار میں آوے

چنانچہ نعت گو شعرا نے غالبؔ کے فکری پہلو سے کم اور مصرعوں یا ردیفوں قافیوں سے زیادہ استفادہ کیا۔ جن سیکڑوں شاعروں نے کلام غالب پر نعتیں لکھی ہیں انھوں نے صرف غالبؔ کی شعری اسلوب کے خارجی پہلو یعنی کیسے کہا کو پیش نظر رکھا۔ جہاں تک غالبؔ کے شعری نابغ poetic genius کی بات ہے، ادھر نہ کسی کی توجہ گئی اور نہ کسی نے اس کی کوشش کی۔ مجید(۷)اس صورتحال کا تجزیہ یوں کرتے ہیں:

> "غالبؔ سے استفادہ کی امکانی صورت یوں سامنے آئی:(۱) کچھ شاعروں نے مرزا غالبؔ کی معروف غزلیہ زمینوں میں نعتیں کہیں۔(۲) کچھ نے مرزا کے دیوان پر نعتیہ دیوان مرتب کرنے کی جزوی یا کلی کوشش کی۔(۳) کچھ نے مکمل نعتیہ دیوان لکھے۔(۴) ظاہر ہے کہ غالبؔ کی کچھ زمینیں ایسی ہیں جن میں نعت لکھنے کے لیے نعت نگاروں کو محنت کی ضرورت ہے اور بعض زمینیں تو کھینچ تان کر بھی شاید نعتیہ قرینے سے آمیز نہ ہو سکیں۔ چنانچہ بجا طور پر غالب کی زمینوں میں نعت گو شعرا نے ایک مشکل تجربے سے گزرنے کا اعتراف کیا۔"

غالبؔ کی غزلوں پر جزوی یا کلی نعتیہ مجموعے اور دیوان نعت شائع کرنے والے قدیم و جدید شعرا میں سب سے اہم نام عہد حاضر کے ایک نوجوان نعت گو شاعر پروفیسر محمد طاہر صدیقی کا ہے۔ انھوں نے سب سے زیادہ قابلِ قدر کام دیوان غالبؔ کی ہر زمین میں نعتیں کہہ کر کیا ہے۔ ان کے پانچ نعتیہ مجموعے غالب کی زمینوں میں ہیں جن کے عنوان بھی غالب سے اُن کے عشق کی عکاسی کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہوں:(۱) مغلوبِ مدحت (۲) تغلیبِ مدحت (۳) غلابِ مدحت (۴) غالبِ مدحت (۵) غلوبِ مدحت۔ یہ پانچوں مجموعے اُن کے "کلیات (بمطابق دیوانِ غالبؔ کامل)" میں شامل ہیں۔ انھوں نے کالی داس گپتا کے مرتب کردہ دیوان غالبؔ کی تمام غزلوں قصیدوں قطعوں اور رباعیوں پر مکمل نعتیں لکھیں اور یوں ان پانچ کتابوں کے کلیات میں شامل نعتوں کی تعداد ۴۸۹ ہے ان کے اشعار کی تعداد ۳۲۸۲ ہے۔ جو پروفیسر محمد طاہر صدیقی کا کام اب تک کے تمام تر کام سے منفرد اور اہم ثابت ہوتا ہے۔(۸) قادری(۹) محمد طاہر صدیقی کے کلیات کے آخر میں "شکوہِ نعت" میں کیا خوب کہتے ہیں:

> "اس مجموعے میں طاہر صدیقی نے غالبؔ کے گیارہ قصیدوں کی زمینوں میں ایک حمد اور دس نعتیہ قصیدے لکھ کر گراں قدر کارِ سخن انجام دیا ہے۔ اور اس تضمین کاری کی بدولت کلام غالبؔ کے نئے آفاق دریافت ہوئے ہیں اور سرمدی کیف و لطف بہم پہنچانے کے نئے قرینے سامنے لانے میں کامیاب دکھائی دیتے ہیں۔ یہ کہا جائے تو اسے مبالغہ تصور نہیں کیا جائے گا طاہر صدیقی غالبؔ کو دلّی

سے اٹھا کر پہلے شہر نعت فیصل آباد لائے پھر ان کے کُل کلام کو آپ تضمین سے باوضو کر کے انہیں سرزمین اقدس مدینہ منورہ پہنچا دیا ہے۔"

ماضی میں اگر مرزا غالبؔ کی غزلیہ زمینوں میں نعت گوئی کا ایک جائزہ لیا جائے تو ساجد اسدی کو غالبؔ کے پورے دیوان کی غزلوں کی زمینوں میں نعتیں کہنے میں اولیت حاصل ہے، ان کا نعتیہ مجموعہ یا دیوان "پیغامبرِ مغفرت" کے عنوان سے ابن اثر تجلّی نے ۱۹۷۵ میں مرتّب کیا جس میں غالب کی ۲۳۴ زمینوں میں نعتیہ غزل پیش کی گئی ہیں۔ بعد میں اس مجموعے کو "مخزنِ نعت مقبول" کے عنوان سے بھی شائع کیا گیا۔

منظر عارفی نے "سلطانِ جہاں اور" کے عنوان سے جو مجموعہ نعت و مناقب تخلیق کیا ہے اس کا ذیلی عنوان ہی "بر منہاجِ غالبؔ" ہے۔ اس میں غالبؔ کی غزلیہ زمینوں میں ۶۳ نعتیں ایک قصیدہ اور ۱۶ مناقب ہیں۔ یہ قابلِ قدر کام ہے۔ انھوں نے دیباچے "سخن میرا" میں اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ غالبؔ کی غزل کے زمینوں پر ہی نعتیں کیوں کہیں، کہا ہے۔(۱۰)

"اس سوال کا جواب صرف اور صرف غالبؔ پسندی اور غالبؔ کی غزلوں کی زرخیز، مترنم اور زندہ زمینوں سے دلچسپی ہے۔"

بشیر حسین ناظم کی کتاب کا عنوان 'جمالِ جہاں فروز' ہے، جس میں غالبؔ کی تمام غزلوں کی زمینوں میں نعتیں کہی گئی ہیں۔ یہ کتاب ۱۹۶۸ میں شائع ہوئی تھی۔ اس طرح ایاز صدیقی کی کتاب "ثنائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کے نام سے شائع ہوئی تھی، جس میں غالبؔ کی ۹۲ غزلوں کی زمینوں میں نعتیں شامل ہیں۔ ایک اور قادر الکلام شاعر راغب مرادآبادی کی کتاب "مدحتِ خیر البشر" میں ان کی غالبؔ کی زمینوں میں ۶۳ نعتیں شامل ہیں۔ نوجوان اور تازہ کار شاعر ریاض ندیم نیازی نے اپنے مجموعے کا عنوان "جو آقا کا نقشِ قدم دیکھتے ہیں" بھی غالبؔ ہی کی غزل کی زمین سے لیا ہے۔ اس مجموعے میں غالبؔ کی ۶۹ غزلوں کی زمینوں میں نعتیں شامل ہیں ہے۔

درج بالا مجموعوں کی تعداد زیادہ نہیں ہے لیکن یہ فہرست حتمی بھی نہیں ہے اور عین ممکن ہے مزید تحقیق اور تلاش سے کچھ اور نعتیہ مجموعہ بھی اس فہرست میں شامل ہو جائیں۔

اس مقالے کو اگر دیوان غالبؔ کی پہلی غزل کی زمین میں ہی نعت گو شعرا تک محدود کیا جائے تب بھی یہی لگتا ہے کہ جہاں بہت سے شعرا نے خاص طور پر مزاحیہ شاعری میں اس زمین میں غزلیں کہی ہیں اور چند شعرا کی غزلیں بھی کہی ہیں، مگر ماضی قریب تک اس زمین میں کوئی نعت نہیں کہی گئی تھی۔ تاہم ماضی قریب سے اب تک اس زمین میں کچھ شعرا کا کلام ملتا ہے۔ چنانچہ دیوانِ غالبؔ کی پہلی غزل پر، جس کا مطلع ہے:

نقش فریادی ہے کہ کس کی شوخیِ تحریر کا کاغذی ہے پیرہن ہر پیکرِ تصویر کا

جو نعتیں کہی گئی ہیں ان کی تفصیل پیش کرتے ہوئے اختصار کے پیش نظر شعراے کرام کا مطلع، مقطع یا ایسا شعر پیش کیا جائے گا جس میں غالب کے کسی مصرعے پر گرہ لگائی گئی ہو اس زمین میں شعرائے کرام کے نعتیہ مطلع اور دیگر منتخب اشعار ملاحظہ ہوں:

مدحتِ خیرا لبشر اعجاز ہے تحریر کا یہ بھی اک انداز ہے قرآن کی تفسیر کا

(راغب مراد آبادی)

پوچھنا اعزاز کیا اس شخص کی تقدیر کا ہے بھکاری جو نبیؐ کے عشق کی جاگیر کا

قتل و غارت سے کوئی نسبت نہیں اس کو ندیمؔ امن ہی پیغام ہے اسلام کی شمشیر کا

(ریاض ندیم نیازی)

آپ ہیں طیبہ مِرے افکار کی تنویر کا آپ ہی کی ذات ہے کعبہ میری تحریر کا

میں ہوں منظر !اول و آخرانھی کا امتی سب سے تابندہ یہی رُخ ہے مری تقدیر کا

(منظر عارفی)

غیر ممکن ہے بدل قرآن کی تحریر کا مدحِ محبوبِ خدا لانا ہے جوئے شیر کا

مرضی معبود ہے انجانِ مرضی حبیب یوں بدل سکتے ہیں وہ لکھا ہوا تقدیر کا

(ثاقب انجان)

ایک عالم ہے محرر نعتِ عالم گیر کا ہے مگر مضموں جدا ہر ایک کی تحریر کا

حسرت دیدار آقا سے ہے طاہر مضطرب مدتوں سے منتظر ہے گوہرِ تنویر کا

(محمد طاہر صدیق)

غلغلہ ہے ہر طرف اس حسن عالم گیر کا مصدر و مطلع ہے جو آفاق کی تنویر کا

دیدِ رخسارِ نبی سے جان میں جان آگئی میں تھاناظمؔ عکس بس دیوار کی تصویر کا

(بشیر حسین ناظم)

نعت لکھنا آپؐ کی، اس پیکرِ تقصیر کا کس قدر احساں ہے مجھ پر مالکِ تقدیر کا

سب دنوں میں کیوں مجھے پیارا نہ ہو دن پیر کا پیر کے دن آگیا والی جوان و پیر کا

(عرش ہاشمی)

ہے نبی کا عشق طغرا خلد کی جاگیر کا بدرِ کامل عکس اُن کے حسنِ عالم گیر کا

(احمد محمود الزماں)

پاگیا جب عشقِ آقاؐ مرحلہ تسطیر کا رنگ کتنے بھر گیا ہے نعت میں تاثیر کا

دل کی یہ بے چینیاں، کب حاضری ہو گی وہاں "صبح کرنا شام کا لانا ہے جوئے شیر کا"

(نسیمِ سحرؔ)

دیوانِ غالب کی پہلی غزل کی زمین میں کچھ شعراے کرام کے اشعار پیش کرتے ہوئے اس نا تمام مقالے کا اختتام اس سوال پر کیا جارہا ہے جو کہ نقادانِ عصر سے جواب طلب ہے، کہ غالب کی زمینوں میں شعر کہنے والے شعرا کس حد تک اس کے اسلوب اور نظریات کی پیروی کر پائے ہیں اور وہ اس کے اشعار کی معنویت کی تاثیر اپنے نعتیہ کلام میں پیدا کرنے میں کہاں تک کامیاب رہے ہیں۔ اور اس صورتِ حال پر ڈاکٹر ریاض مجید جیسے سرِ فہرست نقاد کا یہ کہنا کہاں تک درست ہے کہ " نعت گو شعرا نے غالب کے فکری پہلو سے کم اور مصرعوں یا ردیفوں قافیوں سے زیادہ استفادہ کیا ہے، اور جن سیکڑوں شاعروں نے کلامِ غالب پر نعتیں لکھی انہوں نے صرف غالب کے شعری اسلوب کا خارجی پہلو یعنی کیسے کہا کو پیش نظر رکھا۔ جہاں تک غالب کے شعری نابغے poetic genius کی بات ہے، اِدھر نہ کسی کی توجہ گئی اور نہ کسی نے اس کی کوشش کی۔ اُن کے اس اہم تجزیے کی روشنی میں شاید سب نعت گو شعرا کو اپنے تخلیقی پہلو پر مزید توجہ درکار ہے۔

حوالہ جات وحواشی

(۱) ریاض مجید، ڈاکٹر (مئی ۲۰۲۲ء)، نعت رنگ، شمارہ ۳۱، کراچی، ص ۲۷

(۲) مدنی، افتخار احمد، (۱۹۹۲ء)"غالب کی شاعری میں حمد ونعت کی جلوہ گری"، ماہنامہ: قومی زبان، کراچی، شمارہ فروری ، ص ۱۷

(۳) ریاض مجید، ڈاکٹر (مئی ۲۰۲۲ء)، نعت رنگ، شمارہ ۳۱، کراچی، ص ۷۷۔۷۸

(۴) جمیل یوسف، (جنوری ۲۰۲۳ء)"غالب کی ایک فارسی غزل"، الحمرا، ص ۴۸

(۵) سجاد مرزا، (۱۹۹۲ء)"مطلع سرِ دیوان غالب"، قومی زبان۔ شمارہ فروری ص ۲۹ تا ۳۴

(۶) ریاض مجید، ڈاکٹر (مئی ۲۰۲۲ء)، نعت رنگ ، شمارہ ۳۱، کراچی، ص ۲۷۔۲۸

(۷) ریاض مجید، ڈاکٹر (مئی ۲۰۲۲ء)، نعت رنگ ، شمارہ ۳۱، کراچی، ص ۲۷۔۲۸ ص ۷۲-۷۳

(۸) طاہر صدیقی، پروفیسر، (جولائی ۲۰۲۰ء) کلیات (بمطابق ولی ان قالب کامل)، نعت اکامی فیصل آباد

(۹) شبیر احمد قادری، ڈاکٹر، "شکوہِ غالب" (جولائی ۲۰۲۰ء) کلیات (بمطابق ولی ان قالب کامل)، نعت اکامی فیصل آباد ص ۲۷-۶۷۲

(۱۰) سلطان جہاں، منظر عارفی، (اکتوبر ۲۰۲۱ء) دیباچہ، 'سخن میرا'، رنگ ادب پبلی کیشنز کراچی۔ ص ۹

❖ References:

1. Riaz Majeed, Dr. (May,2022), *Naat rang* issue 31, Karachi, P 27
2. Madni, Iftikhar Ahmad, (1992) *" Ghalib ki Shairi mein Hamd-o-Naat ki Jalwa gari",* Mahnamah Quomi Zuban, , Karachi, issue February, P 17
3. Riaz Majeed, Dr. (May,2022), *Naat rang* issue 31, Karachi, P 77-78
4. Jameel Yousaf, (January 2023), "*Ghalib ki aik Farsi Ghazal"* , Alhamra, P 48
5. Sajjad Mirza, (1992) " *Matla sar-e-Dewan Ghalib*" Quomi Zuban. Issue February P 29-34
6. Riaz Majeed, Dr. (May,2022), *Naat rang* issue 31, Karachi, P 27-28
7. Riaz Majeed, Dr. (May,2022), *Naat rang* issue 31, Karachi, P 27-28, P 72-73
8. Tahir Siddiqu, Prof, (July 2020) *Kulyat* (Bamutabiq wali in Qalib kamil), Naat Academy Faisalabad
9. Shabeer Ahmad Qadri, Dr. "*Shikwah Ghalib"* (July 2020) *Kulyat* (Bamutabiq wali in Qalib kamil), Naat Academy Faisalabad P 27-672

10. Sultan Jahan, (October 2021), *Manzar Arfi*, Rang Adab Publications Karachi. Debacha " Sukhan mera" P 9